سلسلۂ تقاریر "تعارف الکتاب"

ڈاکٹر اسرار احمد

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (۲۸)

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴾ (المجادلة : ۱)

قرآن مجید کا اٹھائیسواں پارہ "قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ نو مدنی سورتوں پر مشتمل ہے اور ستائیسویں پارے کی آخری سورۃ' سورۃ الحدید کے ساتھ مل کر دس مدنی سورتوں کا یہ گروپ قرآن مجید میں تعدادِ سُوَر کے اعتبار سے سب سے بڑا مجموعہ ہے۔ ان سورتوں میں خطاب اکثر و بیشتر بحیثیتِ اُمّتِ مسلمہ مسلمانوں سے ہے' نہ کُفار سے نہ مشرکین سے اور نہ اہل کتاب سے' بلکہ اصل گفتگو مسلمانوں سے ہوئی ہے۔ تاہم یہود کا ذکر ان سورتوں میں بار بار آیا ہے اور وہ اس اعتبار سے کہ یہ سابق اُمّتِ مسلمہ تھی' لہٰذا ان کی مثال بطورِ نشانِ عبرت مسلمانوں کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ وہ اللہ کے دین کے حامل تھے' شریعت خداوندی کے امین اور کتابِ الٰہی کے حامل تھے' لیکن راندۂ درگاہِ حق ہوئے اور اب انہی کا منصب تمہیں عطا کیا گیا ہے۔ تمہیں ہوشیار اور خبردار رہنا چاہئے کہ تم بھی کہیں ان کا طرزِ عمل اختیار نہ کر لو اور مبادا تم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس فضل سے محروم کر دیئے جاؤ۔

اس پارے میں سب سے پہلی سورۃ "المجادلہ" ہے۔ اس میں ایک تو عائلی

زندگی کے ضمن میں "ظہار"[1] کا قانون اور کفّارہ کی تفصیلات کا بیان ہے۔ دوسرے نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اس دنیا میں ہر آن حق اور باطل کے درمیان ایک کشمکش برپا ہے۔ ایک طرف حزب الشیطان ہے یعنی شیطان کی جماعت' جس میں مشرکین بھی ہیں کفار اور اہل کتاب بھی ہیں اور اس میں منافقین بھی شامل ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی جماعت "حزب اللہ" ہے۔ فرمایا گیا : ﴿اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آیت ۲۲) یعنی آخری کامیابی اور غلبہ بہرحال اللہ کی جماعت کو حاصل ہو گا۔ اس ضمن میں یہ آیت بھی وارد ہوئی : ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ﴾ (آیت ۲۱) اللہ نے یہ لکھ دیا ہے' طے کر دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آکر رہیں گے۔

اس کے بعد سورۃ الحشر ہے۔ اس سورۂ مبارکہ میں ایک تو یہود کے قبیلہ بنی نضیر کی تباہی کا ذکر ہے۔ یہ گویا کہ شرح ہے سورۃ الحدید کی آخری آیت کی یعنی ﴿لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الحدید : ۲۹) یعنی یہود' اہل کتاب اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل پر کوئی اختیار حاصل ہے۔ اب جبکہ وہ راندۂ درگاہِ حق کر دیئے گئے تو وہ تہ تیغ بھی کیے جائیں گے'

---

(۱) ظہار (ع) کے معنی ہم پشت ہونا' موافق ہونا' مرد کا اپنی منکوحہ سے کہنا کہ تو مجھ پر مثل میری ماں کی پشت کے ہے۔ شرع میں ایسا کہنے سے مرد پر وہ عورت حرام جاتی ہے۔ اور جب تک کفارہ ادا نہ کیا جائے وہ اس پر حلال نہیں ہوتی' اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے' یہ ممکن نہ ہو تو دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور واجب و لازم ہے کہ کفارہ قبل جماع ادا کرے۔ (لغت کشوری)

عرب میں ایک قسم کی طلاق جاری تھی جس کو ظہار کہتے ہیں۔ ۵ ھ میں اس قسم کی طلاق غیر مؤثر قرار دی گئی اور اس کے لئے کفارہ مقرر کیا گیا۔ یہ تمام احکام سورۃ النور میں بتقریب واقعہ افک ۵ ھ میں نازل ہوئے۔ (مولانا شبلی نعمانی' سیرۃ النبی جلد اول ص ۴۴۶ مطبوعہ اعظم گڑھ' ۱۹۶۲ء بحوالہ بخاری جلد دوم ص ۷۰۷ و سیرت گازرونی قلمی' ابوداؤد جلد دوم ص ۲۱۲ نیز فتح الباری جلد دوم ص ۱۰۶)

انکو جلا وطن بھی کیا جائے گا اور انکو اپنا مال و اسباب چھوڑ کر اس سرزمین سے نکلنا ہو گا۔ ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ﴾ (الحشر : ۲) وہی تو ہے جس نے کفارِ اہلِ کتاب کو حشرِ اول کے وقت ان کے گھروں سے نکال دیا۔ سورۃ الحشر کے آخر میں بڑے ہی دلنشین پیرائے میں فرمایا : ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ﴾ (آیت ۱۹) مسلمانو! ان لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ان کو اپنے آپ سے غافل کر دیا' چنانچہ وہ اپنی عظمت کو بھول گئے' اپنے اصل مقام اور منصب کو بھول گئے۔ قرآن مجید کی عظمت کے ضمن میں فرمایا : ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ﴾ (آیت ۲۱) اس قرآن کی عظمت اس تمثیل سے پہچانو کہ اگر ہم نے قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ اللہ کی خشیت سے دب گیا ہوتا اور پھٹ جاتا اور لرز اٹھتا۔ سورۃ الحشر کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنٰی کا ایک انتہائی حسین و جمیل گلدستہ ہے' جو اتنی کثیر تعداد میں ایک مقام پر قرآن مجید میں کسی دوسری جگہ جمع نہیں ہوئے۔

پھر سورۃ الممتحنہ آتی ہے۔ اس میں مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ تمہیں اپنے تعلقات' اپنی محبتوں اور اپنی دوستیوں کا مرکز و محور اللہ کو بنانا چاہئے' اللہ کے دشمنوں سے کوئی دوستی اور کوئی تعلق باقی نہ رکھنا چاہئے۔ یہی تمہارے ایمان کی کسوٹی ہے۔ اسی ضمن میں فرمایا کہ اگر مسلمان خواتین ہجرت کر کے آئیں تو ذرا چھان بین کر لیا کرو' کہیں دھوکہ فریب کا معاملہ نہ ہو۔ اگر تم دیکھو کہ یہ واقعی اور حقیقی مسلمان ہیں اور دل سے ایمان لائی ہیں تو تم انہیں کفار کو نہ لوٹاؤ۔ اس لئے کہ اب کفار اور مسلمانوں کا رشتے داری کا معاملہ ممکن نہیں ہے۔

اس کے بعد سورۃ الصف آتی ہے۔ یہ اس اعتبار سے بڑی عظیم سورۃ ہے کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کے مقصدِ بعثت کو بیان کیا گیا ہے : ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ (آیت ۹) یعنی جو دین آپ لے کر

آئے ہیں اسے بالفعل دنیا میں غالب کرنا اور قائم کرنا آپؐ کا فرضِ منصبی ہے۔ اور اس فرضِ منصبی میں وہ لوگ آپ کے دست و بازو بنیں گے جو آپؐ پر ایمان لائے ہیں۔ چنانچہ انتہائی پُر زور دعوت ہے کہ اہل ایمان اگر تم چاہتے ہو کہ واقعتاً اللہ کے عذاب سے چھٹکارا پانا ہے تو تمہارے لئے ایک ہی راستہ کھلا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اس کی راہ میں اپنی جانیں اور مال لگا دو۔ اور اس کو تجارت سے تعبیر کیا گیا۔ اس سورۂ مبارکہ کے آخر میں یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ اللہ اور اس کے رسولؐ دونوں کی مرضی کیا ہے۔

سورۃ الجمعہ میں اس مضمون کا دوسرا رُخ سامنے آتا ہے۔ یعنی دین کے غلبے کے لئے نبی اکرم ﷺ کا بنیادی طریق کار اور اساسی منہاج کیا ہے؟ ﴿یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ﴾ (آیت ۲) لوگوں کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھنا' ان کو پاک کرنا اور ان کو کتاب و حکمت سکھانا۔ گویا یہ سارا انقلابی عمل قرآن مجید کے گرد گھومتا ہے۔ اسی کو ذہنوں میں اُتارنا' اسی کو دلوں میں بٹھانا' اسی کے ذریعہ افراد کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنا' ان کے اخلاق و کردار میں انقلاب لانا اور اسی سے معاشرے میں تبدیلی لانا' یہ ہے انقلابِ محمدیؐ (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کا اساسی منہاج۔ چنانچہ قرآن مجید کے بارے میں ایک تنبیہ بھی اسی سورۂ مبارکہ میں کی گئی کہ مسلمانو! تم کہیں یہود کی مانند نہ ہو جانا جو حامل تورات بنائے گئے تھے لیکن پھر انہوں نے اس کی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا۔ ایسے لوگ جو حامل کتابِ الٰہی بنائے جائیں اور پھر وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کریں تو وہ ان گدھوں کے مانند ہیں جن کے اوپر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو۔ آخر میں جمعہ کے احکام ہیں اور اس کی مناسبت یہی ہے کہ جمعہ میں اصل اہمیت خطبۂ جمعہ کی ہے۔ جمعہ کو جمعہ بنانے والی چیز خطبۂ جمعہ ہے اور خطبۂ جمعہ کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم ہے۔ یعنی کوئی نائبِ رسولؐ منبرِ رسولؐ پر کھڑا ہو کر وہی عمل سرانجام دے: ﴿یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ﴾

اس کے بعد سورۃ المنافقون آتی ہے جو نفاق کے موضوع پر قرآن مجید کی بڑی مختصر لیکن انتہائی جامع سورۃ ہے۔ اس کے ایک رکوع میں نفاق کی علامات اور اس کی ہلاکت خیزی کا بیان ہے اور دوسرے رکوع میں اس مرض سے بچاؤ کی تدابیر اور اگر کسی کو اس کی چھوت لگ ہی جائے تو اس کے علاج اور معالجہ کی شکل بتائی گئی ہے۔

پھر سورۃ التغابن ہے۔ یہ نفاق کے بالکل برعکس کیفیت ایمان کی حقیقت اور اس کے ثمرات ولوازم' اس کے نتائج اور اس کے متضمنات کو بیان کرتی ہے کہ ایمان کے اجزاء کیا ہیں؟ اور ایمان اگر واقعتاً دلوں میں جاگزیں ہو جائے تو زندگیوں میں کیسا انقلاب آئے گا' کیا کیا تبدیلیاں برپا ہوں گی؟

آخر میں دو سورتیں ہیں جو مسلمانوں کی عائلی زندگی سے بحث کرتی ہیں۔ زندگی میں دو انتہائی حالات پیدا ہو سکتے ہیں' یعنی میاں اور بیوی میں عدم موافقت جس کا نتیجہ طلاق ہے۔ اس صورت سے سورۃ الطلاق بحث کر رہی ہے اور ایک دوسری کیفیت یہ ہے کہ اپنی بیویوں کی رضاجوئی اور دل جوئی اس درجہ مطلوب ہو جائے کہ اللہ کے احکام ٹوٹنے لگیں۔ اس پر سورۃ التحریم میں توجہ دلائی گئی ہے اور اس کے آخر میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ مسلمان خواتین کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ پوری طرح مامور اور ذمہ دار ہستیاں ہیں۔ اللہ کے ہاں انہیں جواب خود دینا ہو گا' وہ اپنے شوہروں کے دین کے تابع نہیں ہیں۔ اس ضمن میں تین انتہائی عمدہ مثالیں دی گئیں کہ بہترین شوہروں کے ہاں بدترین بیویاں ہوئیں اور بدترین شوہر کے ہاں بہترین بیوی ہوئی۔ اور کیا کہنے ہیں حضرت مریم صدیقہ سلامؑ علیہا کے کہ وہ خود بھی انتہائی نیک سرشت تھیں اور انہیں اللہ نے ماحول بھی انتہائی عمدہ اور اعلیٰ عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ نورٌ علیٰ نور کی مثال بن گئیں۔

☆ ☆ ☆